رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۳۹

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

الحکم

چھپا وہ ست ہمت زور قضا ہے
شکستہ کرہمت کا حامی خدا ہے

عام قیمت پانچ روپے
ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء | نمبر ۳۳

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت عام طور پر اچھی ہے۔

۲۔ مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب حقیقۃ الامر کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ اور مولوی صاحب کے انگریزی رسالہ کا جواب خلیفۃ المسیح لکھ رہے ہیں۔

۳۔ قادیان میں بھی موسمی بخار کی شکایت ہے۔ مگر الحمد للہ یہاں اس کا حملہ نہیں ہے۔ خاکسار ایڈیٹر الحکم ہفتہ زیر اشاعت میں اس کا نشانہ رہا اور یہ سطور بستر علالت سے ہی لکھی جا رہی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی آفتوں سے محفوظ رکھے۔ بانی کنبہ بھی بیمار ہے۔ اللہ رحم فرماوے۔ آمین۔

ایک ضروری گذارش

الحکم کی موجودہ حالت کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں باوجود سامان طباعت اور کاغذ کی گرانی کے وہ نہایت عمدہ کاغذ پر خدا کے فضل سے پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار کو زندہ رکھنا زندہ قوم کے آثار میں سے ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ میں اس کے متعلق ابھی تک پوری تحریک نہیں کر سکا ہوں۔ مگر کام کرنے والی قوموں کو ہر وقت تحریکوں کا ہی محتاج نہیں رہنا چاہیئے۔ ابھی تک پچاس بزرگ جو سالانہ بیس روپیہ قدیم خادم سلسلہ کے قیام کے لئے دین جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو قرار دیا اور جو دنیا

انوار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر پبلشر شائع ہوا

جنگ کے باعث گرانی اشیاء اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کا انسداد

جنگ کی وجہ سے ذرائع باربرداری کم ہوگئے تھے اس لئے سامان تجارت کی نقل وحرکت میں بڑی دقت پیش آنے لگی تجارتی اسباب کی قیمت بہت بڑھ گئی اور ضروریات زندگی کی قلت اور گرانی کے باعث گذشتہ ایام میں عوام بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اشیاء کی گرانی کے اسباب اگر جائز ہوتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر اکثر حالتوں میں حریص اور خودغرض تاجروں اور دوکانداروں نے اپنے ذاتی فائدہ کو مدنظر رکھکر اشیاء اور اجناس کی قیمت میں بہت زیادہ اضافہ کردیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ رعایا اور خصوصیت سے غریب لوگوں کو نمک جیسی معمولی چیز بھی مہنگے داموں خریدنی پڑی۔ سوداگروں اور دوکانداروں نے لوگوں کی مجبوری سے بہت فائدہ اٹھایا۔ پس ضروری ہوا کہ دوکانداروں کو ناجائز نرخ بڑھانے سے روکا جائے اور رعایا کی سہولیت کے لئے کچھ انتظام کیا جائے چنانچہ یہ لازمی سمجھا گیا کہ عام تجارت اور اجناس کی تقسیم میں گورنمنٹ خود مداخلت کرے اس غرض کے لئے ہندوستان کے محکمہ تجارت نے بعض تجارتی کاروبار مثلاً جہازرانی۔ کوئلہ۔ چارا۔ نمک۔ چاول وغیرہ کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ایسا کرنے سے مدعا یہ تھا کہ اشیاء کی قیمت مقدار موجودہ کے مطابق مقرر کیجائے۔ یہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس قسم کی تجارت کے گورنمنٹ کے تحت میں آجانے سے تاجروں اور دوکانداروں کے لئے ناجائز منافع اٹھانے کا موقعہ جاتا رہا۔ اس وقت یہ چیزیں بازار میں کافی مقدار میں معمولی داموں پر میسر آسکتی ہیں۔ لڑائی کے شروع میں تجارتی ضروریات کے لئے بہت کم جہاز ملتے تھے جس کی وجہ سے ملک کی تجارت درآمد برآمد میں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن جب سے گورنمنٹ نے جہازوں کا انتظام شروع کیا ہے تجارتی اور فوجی ضروریات کے لئے جہاز کافی تعداد میں میسر آسکتے ہیں۔

کوئلہ کوئلہ کے لئے بھی ذرائع باربرداری میسر نہ آتے تھے اور ہندوستانی کارخانوں کو خسارہ اٹھانا پڑتا تھا۔ مگر گورنمنٹ ہند نے کوئلہ کی پیداوار اور تقسیم اور تعین نرخ کو اپنے ہاتھ میں لیکر ملک کے لئے بہت بڑی سہولیت پیدا کردی ہے۔

نمک نمک ایک ایسی شے ہے جس کی ہر امیر و غریب کو یکساں ضرورت رہتی ہے۔ گذشتہ موسم سرما میں ریلوں کی قلت اور مزدوروں کی کمی کے باعث نمک کا قحط پڑجانے سے لوگ چلا اٹھے۔ دوکانداروں نے نرخ دانستہ بڑھاکر بیحد فائدہ اٹھایا۔ گورنمنٹ نے ہرچند کوشش کی کہ بازاروں میں نمک کافی مقدار میں بھیجا جائے۔ مگر لاحاصل۔ آخر گورنمنٹ نے یہ انتظام کیا۔ کہ بغیر منظوری نمک کانوں سے باہر نہ جائے اور اس کی قیمت کی تعین و تقسیم کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور سرکاری طرف سے سستی۔ دکانیں کھلوا دیں اور اس کے ساتھ ہی داروغہ نمک کو ہدایت کردی۔ کہ سرکاری دوکانوں کے آرڈروں کی تعمیل اول جائے اور بیوپاریوں کو مال بعد میں روانہ کیا جائے۔ بنگال کے بعض حصص میں نمک کا بھاؤ مقرر بھی کردیا گیا ہے۔

چارا اور چاول ہندوستانی چارا کا نرخ بھی سرکاری طور پر قائم کردیا گیا اور اسی طرح سے چاول کی تجارت میں عملدرآمد ہوا۔ اس ضروری جنس کے نرخ میں غیر معمولی اتارچڑھاؤ واقع ہوئے۔ اس کی روک تھام کے چاول کی پیداوار۔ نرخ اور تقسیم کو گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ اب چاول لائسنس کے بغیر باہر

نہیں بھیجا جاسکتا۔ جس قدر پیدا ہوتا ہے سب کا سب مناسب طور پر صرف میں آجاتا ہے۔

مٹی کا تیل مٹی کے تیل کی گرانی کی وجہ کچھ تو جہازوں کی کمی ہے۔ کچھ مال گاڑیوں کی تاہم تھوک فروشی میں کوئی نمایاں فرق واقع ہوا۔ اس کے باوجود بازار میں ٹکیجنٹ بھاؤ کا چڑھ جانا محض اسی وجہ سے ہے کہ تیل کے بیوپاریوں نے اس نازک موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بے انتہا سعی کی اس کا انسداد کرنے کے لئے گورنمنٹ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ اور صوبجات متوسط نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس کی رو سے تیل صرف ان دو کانداروں کو مہیا کیا جائیگا۔ جو گورنمنٹ کو یقین دلا دینگے کہ تیل مقررہ قیمت پر ہی فروخت کیا جائے گا گورنمنٹ ہند سے اس سکیم کو بہت پسند کیا ہے اور دوسرے صوبجات کی گورنمنٹوں کی توجہ بھی اس جانب مبذول کی ہے یقین واثق ہے کہ عنقریب گرانی تیل کا انسداد ہو جائیگا اور یہ ضروری شے مقررہ قیمت پر فروخت ہونے لگیگی۔

کپڑا کپڑے کی گرانی کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ لنکا شائر سے کپڑے کی آمد بند ہوگئی ہے دوسرے یہ کہ کپاس کا بھاؤ لوگوں نے چڑھا دیا ہے گورنمنٹ نہ ہی تو اختتام جنگ سے پیشتر لنکا شائر کا کپڑا مہیا کر سکتی ہے اور نہ ہی سستے کپڑا سستے داموں پر غربا کو دلوا سکتی ہے۔ تاہم لیجسلیٹو کونسل کے آخری اجلاس میں اس قسم کا ایک مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے غریبوں کے لئے خاص قسم کا کم قیمت کپڑا تیار کرایا جائیگا اور دوکانداروں کو معقول کمیشن پر بیچنے کو دیا جائیگا۔ گورنمنٹ بمبئی کا ارادہ ہے کہ ایسا قانون پاس کیا جائے جس کے رو سے سنٹرل کاٹن کمیٹی (مرکزی مجلس کپاس) قائم کیجائے جسے کپاس کا بھاؤ مقرر کرنے کے تمام اختیارات حاصل ہونگے۔

دیگر ضروریات زندگی ان کے علاوہ گورنمنٹ ہند نے دوسری ضروریات زندگی (مثلاً گھاس، ایندھن، کوئلہ) کے بھی صوبوں کی گورنمنٹوں کے نام زیر دفعہ گیارہ قانون تحفظ ہند اعلان شائع کئے ہیں۔ جن کی رو سے ان کی قیمتیں مقرر کی جاسکتی ہیں غلے کے متعلق اعلان کرنے کی راہ میں خاص خاص دقتیں حائل ہیں جب تک وہ دور نہ ہولیں تب تک کچھ کیا نہیں جاسکتا۔ بہر حال اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی رعایا کی تکلیفات کا خیال ہے اور وہ انہیں دور کرنیکا کوئی بھی ذریعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتی ٭

برازیل میں جرمنوں کے خلاف جنگی جوش

کچھ عرصہ ہوا کہ برازیل نے جرمنی کے بحری پالیسی سے متاثر ہو کر اس کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔ اب وہ اپنے وسیع ذرائع کو نہایت موثر طریقے سے جرمن کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ برازیل نہایت مفید اور بیش قیمت معدنیات کا مخزن ہے۔ یہاں سے ہر سال ربڑ۔ قہوہ چینی اور روئی غیر محدود مقدار میں بیرونی ملکوں کو جاتی ہے اس پایہ تخت میں جنگ سے پیشتر جرمنوں کو نہایت فروغ حاصل تھا۔ اس وقت جرمنی کے تمام بنک اور کارخانے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ دو ہزار اپنے جنبی ملازموں کو برطرف کر دینا آسان کام نہیں۔

جمہوری ریاست کا پریذیڈنٹ عوام الناس میں جنگ کا جوش بھر رہا ہے۔ بھرتی کے اشتہار جا بجا چسپاں ہیں۔ برازیل کی بحری طاقت کافی ہے۔ اس کے جنگی جہاز برطانیہ کے شاندار بحری بیڑہ کے ساتھ ملکر دنیا کی تجارتی شاہراہوں کو کھلا رکھنے کے لئے

معلّی القاب حضور وائسرائے کی تقریر

جو انہوں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سیشن کے اختتام پر فرمائی ستمبر ۱۹۱۸ء

ہم طمانیت قلب کے ساتھ اس سیشن پر نظر بازگشت ڈال سکتے ہیں جو ابھی ختم ہوا ہے۔ اس کے مباحث میں ہمیشہ باہمی امداد کے جذبہ کا رنگ نمایاں رہا ہے۔ اور یہ وہ جذبہ ہے جو صاحب وزیر ہند اور میری پیش کردہ اصلاحی سکیم کا بنیادی اصول قرار دیا گیا تھا۔ باہمی یگانگت اسی صورت میں پوری طرح سے پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف تو سرکاری ممبران ہندوستانی رائے کی وقعت کریں اور دوسری طرف غیر سرکاری ممبران تسلیم کریں کہ گورنمنٹ ہندوستان کی بہبودی و ترقی کی حقیقی طور پر خواہشمند ہے سیشن شروع ہوتے ہی یہ جذبہ رونما ہو گیا جس کا اثر تمام مجلس تک پھیل گیا۔ آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی نے اپنے غیر سرکاری ہم جلیسوں سے ایک فصیح تقریر کے دوران میں اپیل کی تھی کہ گورنمنٹ کے ہمدردانہ طریق کا ویسی ہی ہمدردی سے جواب دیں۔ اس کے جواب میں خود آنریبل ہوم ممبر نے انڈین سول سروس کی طرف سے جس کے وہ ممتاز ہیں یہ یقین دلایا تھا کہ وہ ہندوستان کو سلطنت برطانیہ کا کامل شریک و حصہ دار بنانے میں معاونت کرتی رہیگی ؛

یہ کونسل جذبہ اتحاد سے متاثر ہو کر آئندہ واقعات کا کامل اعتماد کے ساتھ سامنا کر سکتی ہے۔ ہم میں ہمیشہ اختلاف رائے رہیگا کیونکہ اختلاف ہی زندگی کا بنیادی اصول ہے لیکن اس اختلاف سے بالاتر ایک قانون ہے۔ جسے قانون اتحاد کہتے ہیں۔ اور اس کونسل کا کام ہے کہ ہندوستان کے مفاد کو ایک مجموعی ہیئت میں متشکل کر دے تاکہ ہندوستان اس معراج کی بتدریج نزدیک ہوتا جائے جس کے لئے ہم سب کوشش کر رہے ہیں ؛

یہ امر کہ ہمارے مفاد کے ان اختلاف میں بھی کس قدر باہمی موافقت ہے۔ اصلاحی سکیم کی بحث نے ثابت کر دیا ہے۔ اسی مباحثہ نے باہمی تفرقات کو صاف اور بہت سی غلط فہمیوں کو دور کر دیا ہے۔ اور اب ان مجالس کے لئے راستہ صاف ہو گیا ہے۔ جو اس مطلب کے لئے موسم سرما میں مصروف کار رہیں گی تاکہ حقوق انتخاب تفویض اختیارات اور امور منتقل و محفوظ کی صوبجاتی تقسیم کے نہایت ضروری معاملات کی تحقیقات کریں

البتہ چند غلط فہمیاں ابھی تک باقی ہیں۔ اور ایسی پیچیدہ سکیم کی صورت میں ان کا باقی رہنا قدرتی امر تھا۔ مثلاً دوران مباحثہ میں بعض آنریبل مسلمان ممبروں نے اس امر پر اظہار مایوسی کیا ہے کہ سکیم مذکور میں ان کی قوم کے حق نمایندگی کا کافی طور پر خیال نہیں رکھا گیا۔ کیا میں ان کو اپنے وہ الفاظ یاد دلا سکتا ہوں۔ جو میں نے سیشن کے افتتاح پر استعمال کیے تھے۔ میری بڑی آرزو ہے۔ کہ ہندوستان کی جماعتوں اور قوموں کو پوری پوری نمایندگی کا حق دیا جائے لیکن مجھے اس میں واقعی شبہ ہے۔ کہ ایسی نمایندگی ایک جداگانہ طریق انتخاب سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بہر حال میں اس اہم عقدہ کے سمجھانے کا کام اس کمیٹی کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں جس کے روبرو پوری پوری شہادت پیش ہوگی۔ اور جس کو اپنے خیال کے مطابق آزادانہ طور سے سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس عام وعدہ میں تمام قوموں کو بلا امتیاز مخاطب کیا گیا تھا۔ لیکن میں پھر اپنے

مسلمان دوستوں سے کہوں گا۔ کہ وہ اسے خصوصیت سے دلنشین کریں۔ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے اپنے معاملات کی پیروی کرنا ان کا اپنا کام ہے۔ اس کمیٹی میں اور سبجیکٹ کمیٹی میں ان کی جماعت کا ایک ایک ممبر شریک ہوگا جو کہ روبرو اپنے حقوق کی پیروی کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اس امر کا بھی پورا یقین ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے مطالبات کو بخوبی ملحوظ رکھا جائیگا کوئی شخص مجھ سے زیادہ ان مطالبات کی اہمیّت کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ منٹو مارلے اصلاحات کے رو سے مسلمان خاص حقوق حاصل کر چکے ہیں اور یہ ان کی اپنی کوشش پر منحصر ہے کہ کمیٹی کے روبرو وہ ان سے زیادہ کے اپنے آپ کو اہل ثابت کر سکیں۔ باایں ہمہ مجھے تبلایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا خیال ہے کہ گورنمنٹ ان کے مفاد کا لحاظ نہیں کرتی۔ جیسا کہ پہلے کیا کرتی تھی۔ مجھے یہاں تک کہا گیا ہے کہ کلکتہ کا افسوس ناک واقعہ جس کے غم افزوز نقصان کا مجھے نہایت ملال ہے۔ ایک حد تک اسی بے اطمینانی کی علامت ہے۔ اگر حقیقت میں ان کے ایسے خیالات ہیں تو میں مسلمان لیڈروں کو مخاطب کر کے کہوں گا۔ کہ انہیں رفع کرنے میں اسی متحدہ سعی سے میرے معاون ہوں۔ جس نے ہمارے اس سیشن کی کارروائی کو ایسا کامیاب بنا دیا ہے۔ میں اپنی طرف سے اتنا اور کہونگا کہ ان آزمایش کے ایّام میں مسلمانوں کی غیر متزلزل وفاداری کے جذبہ کو جس کے ماتحت وہ سلطنت کی حفاظت کے لئے بخوشی جان و مال قربان کرتے رہے ہیں۔ میں بنظر غور مطالعہ کر تا رہا ہوں۔ اور انہیں اطمینان رکھنا چاہیئے کہ نمایندگی کے بارے میں میرے پیشروؤں نے جو امیدیں انہیں دلائی ہیں۔ ان میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اور میں اسبات کا بھی لحاظ رکھوں گا۔ کہ مسلمانوں کی مقتدر قوم کے وسیع تر حقوق کی ہمیشہ حفاظت کی جائے۔

ایک خصوصیت جس سے یہ اجلاس ہماری تاریخ میں ممتاز رہے گا یہ ہے کہ جنگ کے متعلق ہندوستان کی مزید مالی امداد کے سوال کو صرف غیر سرکاری ممبران کی آرا پر چھوڑ دیا گیا ہم نے کامل اعتماد کے ساتھ پرانے دستور کو چھوڑ کر اس نئے مسلک کو اختیار کیا اور کامیاب نتیجے نے ثابت کر دیا ہے کہ اس جدت میں ہم نے غلطی نہیں کی جس جوش سے غیر سرکاری ممبروں نے اپنی نئی ذمہ واری کو سرانجام دیا۔ اس سے یقیناً ذمہ وار گورنمنٹ کے باب میں ایک دور جدید کا آغاز ہوگا۔ اور بار سلطنت میں اس مزید شرکت سے امپریل اتحاد کا اثر ہندوستان سے باہر تک محسوس ہوگا۔ ہندوستان نے جس جوش و سرگرمی سے قرضہ جنگ میں رقوم کثیر پچاس کروڑ کے قریب روپیہ گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اراکین گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کی طبیعت کو سمجھنے میں غلطی نہ کی تھی۔ میں ہندوستان کا اور مختلف مجالس قرضہ جنگ کا ان کی مسلسل کوششوں کے لئے عام طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر بنگال کا جس نے جذبہ حب الوطنی سے متحرک ہو کر بیس کروڑ کے قریب روپیہ قرضہ جنگ میں دیا ہے۔ یہ کامیابیاں سر ولیم میئر کی ممتاز اور طویل خدمات ہند کا موزون خاتمہ ہیں۔ جنہوں نے ازراہ فرض شناسی و ایثار نفسی اب تک ہماری رفاقت کی ہے۔ اور یہ خیال ہم سب کے لئے مسرت بخش ہے۔ کہ آپ کی ایثار نفسی طمانیت بخش کامیابی سے سرفراز ہوئی ہے۔ میں کونسل کی طرف سے ان کو الوداع اور خدا حافظ کہتا ہوں ہمارا اجلاس ختم ہوتا ہے جبکہ تین ہفتہ ہوئے ہم اس خوشگوار امید کے ساتھ یہاں اکٹھے ہوئے تھے کہ جنگ کا فاتحانہ خاتمہ قریب ہے

مدرسہ احمدیہ کے لئے وظائف

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مدرسہ احمدیہ کے لئے دس دس روپیہ ماہوار کے وظائف کی تحریک کی گئی تھی۔ اور یقین تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی قوم بہت جلد اس تحریک کو کامیاب کرے گی۔ اس وقت تک اس پر پوری توجہ نہ ہونا جماعت کے جوش اور ایثار کی روح کا میں منافی نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں جماعت کو کسی قدر مالی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اور آج کل عام قحط اور گرانی اشیاء نے بڑے بڑے آدمیوں کے حوصلوں کو پست کر دیا ہے۔ باوجود ان حالتوں کے جماعت کی مالی قربانی قابل رشک ہے۔ کوئی تحریک ایسی نہیں ہوتی جس میں وہ حصہ لینے کے لئے کھڑی نہیں ہو جاتی

مندرجہ ذیل احباب نے اب تک ان وظائف میں حصہ لیا ہے

(۱) چوہدری غلام حسین صاحب نے دس روپیہ کا ایک وظائف میں حصہ لیا ہے۔

(۲) سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب ایک وظیفہ

(۳) مولوی فرزند علی صاحب انسپکٹر پولیس عہ روپیہ ماہوار تین ماہ کے بھیج چکے ہیں۔

(۴) خدائے سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب ایک روپیہ ماہوار۔ ہو سکتا ہے کہ چند آدمی ملکر ایک وظیفہ پورا کر دیں مگر ایسے معطیوں کو لازم ہے کہ دو تین ماہ کا وظیفہ پیشگی دفتر محاسب میں جمع کرا دیں تاکہ تکلیف نہ ہو۔

یہ وظائف بھی دراصل قرض حسنہ ہی کی صورت کے ہونے ضروری ہیں۔ تاکہ آیندہ وظائف کے لئے ایک سرمایہ مستقل پیدا ہو تا رہے۔

۲۰ وظائف کی ضرورت ہے دو سو آدمی ایک ایک روپیہ ماہوار دیکر بھی یہ تعداد پوری کر سکتے ہیں روپیہ براہ راست دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھیجا جاوے اور دفتر الحکم کو ایک اطلاعی کارڈ لکھ دیا جاوے۔

اڑتالیس ہزار کی اپیل

جب سے احباب کی خدمت میں پہنچی ہے۔ ہر طرف سے جوابات آرہے ہیں نیز چندہ بھی وصول ہو رہا ہے۔ ابھی یہ تحریک شائع نہیں ہوئی تھی کہ ڈاکٹر نبی دین صاحب کی نظر سے گذری اسیوقت صہ روپیہ کا چندہ پیش کیا۔

حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ اشتہار مطبوعہ موصول ہوا۔ کل جمعہ میں میں نے کل احباب کو سنا دیا ہے۔ اور ان اغراض کی تکمیل کے لئے پوری توجہ دلائی ...... خدا جماعت کے قلوب کو مائل کرے۔" دوسرے خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

آپ کے اشتہار پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ دو ہزار تین سو روپیہ کی امداد ضلع سیالکوٹ سے سمجھئے وصولی کے لئے فہرست کھولدی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب رقم ارسال ہو گی۔

برادرم محمد الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ننہال تحریر فرماتے ہیں۔

"...... ایک رسالہ نہایت ضروری تحریک پہنچا۔ خوب پڑھا دل پانی پانی ہو گیا۔ ارادہ کر لیا ہے۔ کہ انشاء اللہ یہاں کی تمام جماعت کو جمع کر کے سنا کر ان کو چندہ کے لئے تحریک کرونگا میں اپنی گرہ سے بھی انشاء اللہ چندہ جس قدر ہو سکا کافی دونگا" کلکتہ سے برادرم عبد الرحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "........

ایک نہایت ضروری تحریک ملی۔ بعد از نماز جمعہ احمدی برادران کی خدمت میں پیش کیا اس جگہ کی جماعت نہایت غریب ہے۔ مگر فضل عمر کے طفیل اللہ نے بڑا ہی فضل کیا ہے۔ متعدد تبلیغی جلسے

دینے کے باوجود اشتہارات تبلیغی پے بہ پے چھپوانے اور تقسیم کرنے اور ہفتہ وار جلسوں کا خرچ برداشت کرنے کے جناب کی تحریک پر نہایت خوشی سے لبیک کہا چندہ ماہ دسمبر تک دگنا کرنا عملاً منظور کیا گیا۔ اور قرضہ کی ادائیگی میں مبلغ ایکہزار کا ادا کرنا ایک سال کے اندر اندر اپنے ذمہ لے لیا ہے جس کی پہلی ہی قسط پہلے ہی جلسہ میں مبلغ ۲۲۶ روپیہ جمع ہو گیا۔ جو عنقریب ہی حاضر خدمت انشاء اللہ کیا جائے گا۔۔۔۔ مگر آج تک جبکہ ۲۹۔ ستمبر ۱۹۱۸ء ہے جس قدر روپیہ کی ضرورت کا اظہار کیا گیا تھا اس قدر نہیں پہنچا ہے۔ دو چار روز اکتوبر میں بھی انتظار کیا جائے گا۔ احباب تاخیر نہ فرماویں۔

نیازمند عبد الغنی۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

مکتوبات احمدیہ

(حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے نام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نماز } مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے اسی طرح پر پڑھنے سے نماز میں لذت شروع ہو جاتی ہے سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان نماز میں تعدیل واطمینان اور آہستگی سے رعایت رکھی جاوے اگر نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کرو۔ اھدنا الصراط المستقیم اھدنا الصراط المستقیم تو یہ طریق نہایت اقرب ولپسر

نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔ اور یہ عاجز ان دنوں قادیان میں ہی ہے۔ زیادہ خیریت والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی۔ السلام علیکم۔ آپ کی رویا انشاء اللہ القدیر رویا صالحہ ہے اور جیسا کہ زمانہ کی موجودہ حالت کی حقیقت ہے گویا اس کو ظاہر کرائی ہے۔ اور نیز آپ کے خاتمہ بالخیر پر دلالت کرتی ہے۔ حافظ احمد اللہ کے واسطے دعا کی گئی ہے استغفار میں مشغول رہیں اگر انہیں طاقت ہو اور ملاقات کریں تو انشاء اللہ القدیر ملاقات کی دعا زیادہ اثر رکھتی ہے اور سب طرح خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۳۰ جنوری ۱۹۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخوی مکرمی معظمی منشی ظفر احمد صاحب سلمہ ربہ الاحد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط پہونچا۔ جو خواب آپ نے تحریر کی ہے۔ وہ بہت عمدہ اور مبارک ہے جس سے آپ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روحانی ترقی اور برکت کی طرف آپ قدم بڑھا رہے ہیں۔ خداوند کریم مبارک کرے۔ مجکو علالت طبع کے سبب خود خط تحریر کرنے سے معذوری ہے والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ان مشاہیر صحابہ میں سے ہیں جو سلسلہ کیلئے عظیم الشان قربانیاں کرنے والے گذرے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی حضرت مخدوم الملۃ کا نام مسلمانون کا لیڈر رکھا اور حضرت مسیح موعود نے آپ کی وفات پر ایک نظم لکھی جو ان کی لوح مزار ہے جس میں فرمایا

کے توان کردن شمار خوبی عبدالکریم۔ آہ مولوی عبدالکریم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۵ جون سنہ ۱۸۸۹ء کو بیعت کے پہلے سال میں گناہ پر ایک فلسفیانہ لیکچر دیا تھا جس میں گناہ کی حقیقت توبہ کا فلسفہ۔ کفارہ اور تناسخ کا ابطال نہایت لطیف طور پر کیا ہے یہ لیکچر نایاب ہوگیا تھا میں نے جو حضرت ممدوح کے ادنیٰ خادموں میں سے ایک ہوں۔ بڑی محنت سے اسے مہیا کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ حضرت مخدوم الملۃ سے محبت رکھنے والے احباب سے میرا خطاب ہے کہ وہ اس لیکچر کی کم از کم ۱۰ جلدیں خرید لیں اور اپنے احباب کو مخدوم الملۃ کی ایک نشانی سمجھ کر ہدیۃً دیں۔ اس کے بعد یا اسی لیکچر کی آمد سے ان ہی صاحب ممدوح کا دوسرا لیکچر موت پر جو پہلے شایع نہیں ہوا۔ شایع کیا جائیگا اور اس طرح پر ارادہ ہے کہ مخدوم الملۃ کے ملفوظات شائع کر دیے جاویں۔ ایک جلد کی قیمت ۴/ ہے چار جلدوں سے کم باہر روانہ نہ ہوگا اور صرف ۴۰۰ جلدیں چھاپی گئی ہیں ::

دفتر الحکم سے طلب کرو

مکتوبات احمدیہ

مکتوبات احمدیہ کی پانچوین جلد کی نمبر دو میں شامل ہوگی۔ کیونکہ اس میں وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط سیٹھ صاحب کی مختصر سی سوانح عمری درج کی گئی ہے قیمت فی جلد ۸/ تمام درخواستیں

بنام ایڈیٹر الحکم قادیان ہوں

اعلان برائے اطلاع جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل اعلان حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

احمدیوں کے بچے احمدی ہیں۔ اور جب تک کسی احمدی کی لڑکی یا لڑکا بلوغت کو پہنچ کر احمدیت کا انکار نہ کرے۔ وہ احمدی ہی سمجھا جائے گا۔ اور دوسرے احمدیون کا سا ہی معاملہ ہوگا۔ کیونکہ اولاد جب تک ان میں سے بالغ ہو کر باپ کے مذہب کی مخالفت کا اعلان نہ کرے۔ باپ کے مذہب پر ہی شمار ہوگی۔ بلکہ احمدی ماں کے بچے بھی احمدی ہی سمجھے جائینگے۔ خود باپ غیر احمدی ہی کیوں نہ ہو۔ پس ایسے تمام لڑکے لڑکیوں کا جنازہ جائز ہے

سرپرستان الحکم

مہربانی کر کے اپنے اپنے ذمگی بقایا ادا فرما کر ممنون فرما دیں۔

وی۔ پی جاری ہو رہے ہیں۔